سوال

میری عمراڑتالیس برس ہے اوربیس برس سے شادی شدہ ہوں میرے تین بچے بھی ہیں، میری بیوی ایک فاضلہ عورت ہے اللہ سبحانہ وتعالی نے مجھےاپنے فضل سے بہت نوازاہے میں اب کسی بھی مسلمان عورت سے دوسری شادی کرنا چاہتا ہوں کہ یہ شادی زیادہ سے زیادہ فائدہ مند ہویعنی کسی بیوہ عورت سے جس کے یتیم بچے ہوں، یا بانجھ مطلقہ عورت سے یازیادہ عمرکی کنواری عورت سے اورایسی عورتیں بہت ہیں جن کی عمر شادی کی عمر سے زیادہ ہوچکی ہے اوران کی شادی نہیں ہوئی مشکل یہ ہے کہ میری پہلی بیوی اعتراض کرتی اورطلاق کی دھمکی دیتی ہے، میں اس بیوی کوچھوڑکراپنا نقصان نہیں کرنا چاہتا کیونکہ وہ بہت دیندار ہے اوردین کے سارے احکام پر عمل بھی کرتی ہے لیکن ایک سے زائد شادی کے موضوع میں وہ بھی یہاں مصر میں باقی عورتوں کی طرح برداشت نہیں کرتی یہ علم میں رہے کہ مجھے دوسری شادی کی بہت ضرورت ہے تاکہ عورتوں کے فتنہ سے محفوظ رہ سکوں برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ اس کے حل کےلیے بہتر طریقہ کیا ہے کہ میری پہلی بیوی سمجھ جائے ؟

جواب

الحمد للہ

اللہ سبحانہ وتعالی بیویوں کے نان ونفقہ اورلباس ورہائش اوررات بسر کرنے میں عدل وانصاف کرنے کی استطاعت رکھنے والے شخص کےلیے ایک سے زائد بیویاں رکھنا مباح کیا ہے، لیکن جو شخص عدل وانصاف کی استطاعت وقدرت نہیں رکھتا اس کےلیے ایک سے زائد بیوي رکھنا حرام قرار دیا ہے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اوراگر تمہیں خدشہ ہوکہ تم یتیم لڑکیوں سے نکاح کرکے عدل وانصاف نہیں کرسکوگے توپھر اورعورتوں سے جو تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کرلو، دودو تین تین چارچار، لیکن اگر تمہیں برابری نہ کرسکنے کا خوف ہوتوایک ہی کافی ہے، یا تمہاری ملکیت کی لونڈی یہ زیادہ قریب ہے کہ تم ظلم کرنے سے بچ جاؤ النساء (3).

تعولوا : کا معنی ہے کہ تم ظلم وستم نہ کرو

شیخ فوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں :

" یہ آیت کریمہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ جس شخص کے پاس مکمل طورپر عورتوں کے حقوق اداکرنے کی استعداد واستطاعت ہوتواسے ایک سے زائد چار بیویاں تک کرنے کی اجازت ہے، اورجس شخص کے پاس استطاعت واستعداد نہیں تووہ ایک بیوی ہی رکھے، یا پھر لونڈی پر گزارا کرے

یہاں عدل سے مراد وہ عدل ہے جس کی استطاعت ہوجوکہ تقسیم اورنان ونفقہ اوررہائش میں ہوگا، لیکن جس عدل کی استطاعت ہی نہیں وہ دل کی محبت ہے، جس کا ایک سے زائد بیویوں رکھنے کی ممانعت میں کوئی دخل نہیں

دیکھیں : المنتقی من فتاوی الشیخ الفوزان (252/3).

عورت کےلیے یہ جاننا ضروری ہے کہ اس کا اللہ سبحانہ وتعالی کے احکام میں سے کسی حکم کوناپسند کرنا بعض اوقات کفر بھی ہوسکتا ہے، یا پھر وہ اسے کفر کی حدتک لے جاسکتا ہے جس کی بنا پر دین اسلام سے ہی خارج ہوجائے

شیخ صالح فوزان حفظہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

جو شخص خود بھی چار شادیاں کرنا ناپسند کرے اور دوسروں کو بھی اسے ناپسند کرنے کی ترغیب دلائے ایسے شخص کا حکم کیا ہوگا ؟

شیخ کا جواب تھا :

"کسی بھی مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالی کے مشروع کردہ کو ناپسند کرے اور لوگوں کو اس سے نفرت دلائے ، ایسا کرنا دین اسلام سے ارتداد کہلاتا ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ تعالی کے نازل کردہ کو ناپسند کیا تو اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دے محمد (9) .

چنانچہ معاملہ بڑخطرناک ہے ، اور اس کا سبب یہ ہے کہ ایسے لوگ کفار کی باتوں سے متاثر ہوتے ہیں ، حالانکہ کفار کا تو کام ہی دین اسلام سے نفرت دلانا ہوتا ہے ، اور وہ ایسے شبہات پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو مسلمان کے لیے نقصان دہ ہوں اور بے وقوف قسم کے ایسے مسلمانوں میں رواج پائیں جن پر دین اسلام کے احکام مخفی ہیں

اور ان دینی احکام وقوانین میں چار شادیاں کرنا بھی شامل ہے ، کیونکہ اس میں مرد سے پہلے عورت کے لیے مصلحت پائی جاتی ہے "

دیکھیں : المنتقی من فتاوی الشیخ الفوزان (251/3) .

لیکن یہ لازم نہیں کہ جب خاوند دوسری شادی کرنے لگے تو وہ غیرت کھاتے ہوئے یا پھر ناراض ہو کر وہ اس شرعی قانون کو ہی ناپسند کرنے لگے ؛ بلکہ کچھ عورتیں تو ایسی بھی ہیں جنہیں یہ معلوم ہے کہ یہ چیز اللہ کی شریعت میں سے ہے اور اللہ نے جو شریعت نازل کی ہے اس پر ایمان بھی رکھتی ہے اور اس کے دین کو بھی پسند کرتی ہے

لیکن پھر وہ نفس کی کمزوری کی اور اللہ کی حلال کردہ کو حرام کیے یا پھر اس کی شریعت کو ناپسند کیے بغیر خاوند کی ایک سے زائد شادیاں کرنے کو ناپسند کرتی ہے

خاوند کی جو یہ نیت ہے کہ وہ کسی بیوہ یا مطلقہ یا کسی ایسی عورت سے شادی کرلے جس کی شادی کی عمر جاتی رہی ہے اس پر اس کا مشکور ہونا چاہیے ، یہ نیت قابل تعریف ہے ، اور لوگوں کی جانب سے اسے ایسا کرنے کی ترغیب دلائی جانی چاہیے تھی ، اور اسی طرح بیوی بھی اسے ابھارتی کہ تم ایسا ضرور کرو ، کیونکہ یہ تو بہت ہی اچھے اخلاق میں شامل ہوتا ہے

بیوی کو چاہیے کہ وہ جو کچھ اپنے لیے پسند کرتی ہے وہی دوسرے کے لیے بھی پسند کرے ، وہ اپنے لیے تو پسند کرتی ہے کہ اس کا خاوند بھی ہو اور اولاد بھی ، تو اسی طرح اسے یہ اپنے علاوہ کسی دوسری عورت کے لیے پسند کرنا چاہیے

بلکہ اگر اس کی بیٹی اس حالت میں ہوتی جس میں دوسری خواتین ہیں تو وہ تمنا کرتی کہ کاش اس کا بھی کوئی خاوند ہو جو اس کی ستر پوشی کرے چاہے وہ شادی شدہ ہی ہو ، اور چاہے ایک سے زائد شادیوں والا ہی ہو ، اس لیے اسے علم ہونا چاہیے کہ عورتوں اور ان کی ماؤں کا احساس اور جذبہ یہی ہوتا ہے

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ ایک سے زائد شادیاں ہی اس مشکل کا حل ہے جو اس وقت مسلمان ممالک میں بہت زیادہ پھیل چکی ہے کہ بہت ساری عورتیں شادی کی عمر سے تجاوز کر چکی ہیں ، لیکن ان سے شادی کرنے والا کوئی نہیں ، اور برے اخلاق اور تباہی والے حادثات کا سبب بن رہی ہیں

شیخ صالح فوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں :

" عورتوں میں عنوسیت یعنی شادی کی عمر سے تجاوز کو ختم کرنے کے اسباب میں ایک سے زائد شادیاں کرنا شامل ہے ؛ کہ کسی عورت کا ایسے شخص سے شادی کرلینا ہی بہتر ہے جو اس کی عفت وعصمت کی حفاظت کرتے اور اس سے اس کی اولاد بھی ہو چاہے وہ اس کی چوتھی بیوی ہی بن جائے غیر شادی شدہ رہ کر شادی کی مصلحتوں سے محروم رہ کر فتنہ کا پیش

خیمہ بن کر رہنے سے بہتر ہے

اورایک سے زائد شادیوں کی مشروعیت کی یہی ایک عظیم حکمت بھی ہے ، اور پھر یہ چیز مرد کی بجائے عورت کے لیے زیادہ مصلحت والی ہے ، اور ہوسکتا ہے عورت کو اپنی سوکن کے ساتھ رہنے میں جو تنگی محسوس ہوتی ہو اس کے مقابلہ میں شادی کی جو مصلحت اسے حاصل ہوگی وہ زیادہ راجح ہوگی

اور پھر عقل و دانش رکھنے والا شخص تو مصلحت اور فساد و خرابی اور نفع و نقصان میں مقارنہ و موازنہ کرتے ہوئے اس میں جو راجح ہو اسے اختیار کرتا ہے ، اور پھر اگر ایک سے زائد شادیوں میں کوئی نقصانات پائے بھی جاتے ہوں تو اس کے مقابلہ میں شادی کی مصلحت زیادہ راجح ہے

دیکھیں : المنتقی من فتاوی الشیخ الفوزان (168/3).

ایک عقلمند عورت کا کہنا ہے :

"جب ہر گھر میں عنوسیت (یعنی شادی کی عمر ڈھلنا) پہنچ جائے تو میں کبھی بھی اپنے خاوند کی راہ نہیں روکوں گی ، بلکہ میں خود اسے دوسری شادی کے لیے تیار کروں گی کیونکہ میری دینی غیرت میری خاوند پر غیرت سے زیادہ ہے "

اور جب عورت نے عقد نکاح میں اس کی شرط نہ رکھی ہو تو پھر خاوند کی دوسری شادی کرنے سے اسے طلاق طلب کرنے کا حق حاصل نہیں ہے ، اور اگر وہ ایسا کرتی ہے تو گنہگار ہوگی "

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس عورت نے بھی بغیر کسی حرج کے اپنے خاوند سے طلاق طلب کی تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے "

سنن ابوداود حدیث نمبر (2226) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2055) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ حدیث نمبر (1685) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

ہم عورت کو نصیحت کرتے ہیں بلکہ ہر اس عورت کو جس کے خاوند نے دوسری شادی کرلی ہے کہ پہلی بیوی کو اللہ کے حکم پر راضی ہونا چاہیے ، اور اللہ تعالی سے دعا کرنی چاہیے کہ اس سلسلہ میں اس کے دل میں جو غیرت پائی جاتی ہے اسے ختم کردے ، اور اسے صبر و تحمل سے کام لیتے ہوئے اپنے خاوند کے پاس ہی رہنا چاہیے

ہم آخر میں خاوند کو بھی نصیحت کرتے ہیں کہ تم ایک گھر تباہ کرکے دوسرا مت بنانے کی کوشش کرو ، اور دوسری شادی مت کرو کہ اس کی قیمت پہلی بیوی کو طلاق دے کر ادا کرنا پڑے ، دوسری شادی کرنے میں آپ کا مقصد تو بہت اچھا ہے ، لیکن ہوسکتا ہے آپ کا یہ مقصد آسانی سے پورا نہ ہوسکے

اس لیے آپ کو چاہیے کہ آپ اپنی پہلی بیوی کو بتدریج آہستہ آہستہ اس کے لیے تیار کریں ، اور اس سلسلہ میں اس کے ایمان کو قوی کرنے کے لیے آپ اس کے سامنے بہترین نمونے رکھیں ، اور ایک سے زائد شادیاں کرکے ان میں عدل و انصاف قائم کرنے والے شخص کی مثال پیش کریں

اور آپ اس سلسلہ میں بیوی کو مطمئن کرنے سے قبل شادی کرنے کی جلدی مت کریں ، ایک عورت جس کے خاوند نے شادی کی عمر ڈھل جانے والی عورت سے دوسری شادی کرلی اور معاملات میں پہلی بیوی کے ساتھ ظلم کیا تو وہ ایک صحافی عورت سے مخاطب ہوکر کہتی ہے :

"شادی کی عمر ڈھل جانے والی اور طلاق یافتہ عورتوں سے دوسری شادی کرنا ہی اس مشکل کو حل کرنے کی رائے رکھنے والوں کے لیے تم ایسا کالم لکھو جس میں ہو کہ : مرد حضرات جب عدل و انصاف کرنے سے عاجز ہوجاتے ہیں تو ایک عورت کی مشکل حل کرکے دوسری کے لیے مشکل پیدا کرتے ہیں ، اور دوسری عورت کا گھر تباہ کرکے گھر بناتے پھرتے

ہیں"

اللہ سبحانہ وتعالی ہی توفیق نصیب کرنے والا ہے

واللہ اعلم

اسلام سوال وجواب

69800